احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 10-فروری 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

CPL 61

213029

جلد 48-83 نمبر 31 | منگل 11 شوال 1418ھ 10 تبلیغ 1377ھش 10-فروری 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی درخواستِ دعا

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی خادم اور بزرگ محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ چند روز بخار سے علیل رہے۔ اتوار کی شام بخار بہت تیز تھا تاہم بفضل خدا سوموار کو بخار اتر گیا ہے۔ ابھی کمزوری بہت ہے۔ جملہ احباب کرام سے محترم مولانا صاحب کی صحت یابی اور صحت و سلامتی والی عمرِ دراز عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا کے لئے اصول ہیں۔ میں نے بہت دفعہ بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کبھی اپنی منواتا ہے اور کبھی (ایمان لانے والے) کی مانتا ہے۔ اس کے سوا چونکہ ہم تو علیم نہیں اور نہ اپنی ضرورتوں کے نتائج سے آگاہ ہیں' اس لئے بعض وقت ایسی چیزیں مانگ لیتے ہیں جو ہمارے لئے مضر ہوتی ہیں۔ پس وہ دعا تو قبول کرلیتا ہے اور جو دعا کرنے والے کے واسطے مفید ہوتا ہے' وہ اسے عطا کرتا ہے۔ جیسے ایک زمیندار کسی بادشاہ سے ایک اعلیٰ درجہ کا گھوڑا مانگے اور بادشاہ اس کی ضرورت کو سمجھ کر عمدہ بیل دے دے۔ تو اس کے لئے وہی مناسب ہو سکتا ہے۔ دیکھو ماں بھی تو بچے کی ہر خواہش کو پورا نہیں کرتی۔ اگر وہ سانپ یا آگ کو لینا چاہے تو کب دیتی ہے؟ پس خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے اور تقویٰ اور ایمان میں ترقی کرنی چاہئے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 569)

خدا تعالیٰ کے افضال و احسانات کو کوئی شمار نہیں کر سکتا

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

حقیقت یہ ہے انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی کی برابر اور ہستی کو یقین نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو اسماء میں افعال میں یکتا' وجود و بقاء میں یکتا۔ تمام نقائص سے منزہ اور تمام خوبیوں سے معمور یقین کرے وہی معبود حقیقی ہے اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت جائز نہیں۔ عبادت کا مدار ہے حسن و احسان پر۔ پھر یہ دونوں باتیں بدرجہ کامل کس میں موجود ہیں۔ اللہ ہی میں۔ احسان دیکھ لو تم کچھ نہ تھے تم کو اس نے بنایا۔ کیسا خوبصورت 'تنومند اور دانشمند انسان بنا دیا۔ بچے تھے ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کیا۔ سانس لینے کو ہوا' پینے کو پانی' کھانے کو قسم قسم کی لطیف غذائیں' طرح طرح کے نفیس لباس اور آسائش کے سامان کس نے دیئے؟ خدا نے!! میں کہتا ہوں کیا چیز ہے جو انسان کو فطرتاً مطلوب ہے اور اس نے نہیں دی۔ سچی بات یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسان اور افضال کو کوئی گن ہی نہیں سکتا۔ حسن دیکھو تو کیسا اکمل' ایک ناپاک قطرہ سے کیسی خوبصورت شکلیں بناتا ہے۔ کہ انسان محو ہو کر رہ جاتا ہے۔ پاخانہ سے کیسی سبز اور نرم دل خوش کن کونپل نکالتا ہے۔ انار کے دانے کس لطافت اور خوبی سے لگاتا ہے۔ ادھر دیکھو ادھر دیکھو آگے پیچھے دائیں بائیں۔ جدھر نظر اٹھاؤ گے اس کے حسن کا ہی نظارہ آئے گا۔ اور یہ بالکل سچی بات پاؤ گے۔ (زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے) ساری دنیا میں جس قدر مذاہب باطلہ ہیں انہیں دیکھو گے تو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے کسی اسم یا صفت کا انکار کیا ہے اور اسی انکار نے ان کو بطلان پر پہنچا دیا ہے۔ ایک بت پرست اگر خدا تعالیٰ کو علیم' خبیر' سمیع' بصیر' قادر جانتا ہے تو کیوں پتھر شجر' ہوا' سورج' چاند اور ارزل ترین چیزوں کے سامنے سجدہ کرتا اور اس کی استتی کرتا ہے۔ اور کوئی جواب نہیں ملتا تو یہی عذر تراش لیا کہ ہماری عبادت صرف اسی لئے ہے کہ یہ اصنام و معبود ہم کو خدا تعالیٰ کے حضور پہنچا دیں اور مقرب بارگاہ الٰہی بنا دیں۔

اصل یہی ہے کہ وہ اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر غریب و گنہگار کی آواز سنتا ہے اور ہر اک دور شدہ کو نزدیک کرنا چاہتا ہے۔ اونچی آواز سے پکارو یا دھیمی آواز سے وہ سمیع ہے۔ اگر ایسا مانتے تو کبھی بھی وہ مخلوق عاجز اور ناکارہ مخلوق کے آگے ہاں ان اشیاء کے آگے جو انسان کے لئے بطور خادم ہیں سر نہ جھکاتے اور یوں اپنے ایمان کو نہ ڈبوتے۔

(از خطبہ 21۔ اپریل 1899ء)

دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم رؤف احمد تنویر بی کام ابن مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کھاریاں کی شادی کی تقریب ہمراہ عزیزہ مکرمہ عظمیٰ رعنا بنت خواجہ حمید احمد صاحب (وفات یافتہ) فیکٹری ایریا ربوہ سے 13-دسمبر 1997ء کو منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے نکاح کا اعلان فرمایا اور اسی روز رخصتی ہوئی۔ دوسرے دن ایاز باغ کھاریاں میں دعوت ولیمہ ہوئی اور بعد میں مکرم عبدالواسع عابد صاحب مربی ضلع گجرات نے دعا فرمائی۔

دولہا محترم چوہدری لعل خان صاحب (وفات یافتہ) مشیر قانونی کا پوتا اور حضرت خواجہ غلام علی صاحب (وفات یافتہ) سابق ایڈیٹر الفضل قادیان کا نواسہ ہے اور دلہن چوہدری محمد بشیر صاحب سابق لیبارٹری اسسٹنٹ ٹی آئی کالج ربوہ کی نواسی اور حضرت خواجہ غلام نبی صاحب موصوف کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

نکاح

○ عزیزہ نازیہ بھٹی صاحبہ بنت مکرم عبدالغفار بھٹی صاحب آف باغبانپورہ لاہور حال مقیم جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم عمران احمد باجوہ صاحب ابن مکرم احسان احمد باجوہ صاحب (وفات یافتہ) آف دارالعلوم شرقی ربوہ حال مقیم یو۔کے مبلغ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر مورخہ 21-دسمبر 1997ء بروز جمعہ بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فرحت علی صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 26/11/97 پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے بیٹی کا نام اسماء فرحت عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم غلام سرور طاہر صاحب زرگر آف شیخوپورہ (حال ربوہ) کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صالحہ' باعمر خادمہ دین قرۃ العین بنائے۔

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

10 تبلیغ 1377 ھش   10 فروری 1998ء

جھوٹ- فساد اور تباہی کا موجب ہے

جھوٹ بہرحال جھوٹ ہے۔ لیکن جھوٹ کی کئی قسمیں ہیں۔ کچھ لوگ عادتاً جھوٹ بولتے ہیں۔ کچھ لوگ ضرورتاً جھوٹ بولتے ہیں۔ کچھ لوگ طنز و مزاح میں جھوٹ بولتے ہیں اور کچھ لوگ جھوٹ بول کر مسکرا دیتے ہیں گویا کہ اپنے جھوٹ کی نفی کر دیتے ہیں۔ قسم خواہ کوئی بھی ہو جھوٹ برا ہے۔ اور یہ فساد بھی پیدا کرتا ہے اور تباہی بھی لاتا ہے۔ جو لوگ عادتاً جھوٹ بولتے ہیں انہیں یہ عادت بچپن ہی سے پڑتی ہے کیونکہ عادتیں پختہ وہی ہوتی ہیں جو بچپن سے شروع ہوں۔ انہیں کوئی ٹوکتا نہیں اور روکتا نہیں اور آہستہ آہستہ جوں جوں وہ عمر میں آگے بڑھتے ہیں ان کی یہ عادت پختہ ہوتی چلی جاتی ہے۔ بعض اوقات وہ خود بھی یہ محسوس نہیں کرتے کہ جھوٹ بولا ہے۔ اس لئے کہ جھوٹ تو عادتاً بولا ہے۔ بعض لوگ ضرورتاً جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شروع تو بچپن ہی سے ہو لیکن چونکہ انسان کی ضرورتوں کے مواقع مختلف ہوتے ہیں اس لئے بچپن میں اس کی عادت نہ بھی پڑی ہو تو کسی وقت بھی جھوٹ ضرورت کے مطابق بول لیا جاتا ہے۔ مثلاً اپنے آپ کو کسی نقصان سے بچانے کے لئے۔ اپنے آپ کو کسی سزا سے بچانے کے لئے اپنے آپ کو ہم جو کچھ نہیں ہیں وہ ثابت کرنے کے لئے۔ اور ایسی ضرورت زندگی کے کسی حصے میں بھی پیش آسکتی ہے اور انسان جھوٹ بول دیتا ہے۔ لوگ طنز و مزاح میں بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ دوست بیٹھ کر جب گپیں ہانکتے ہیں تو اس میں ایک دوسرے کے متعلق جھوٹ کا عنصر بھی شامل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات پتہ ہی نہیں چلنے دیتے کہ جھوٹ بولا گیا ہے اور دوسرے شخص پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً بعض اوقات جو جھوٹ بولتے ہیں وہ مسکرا بھی دیتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے جو کچھ کہا ہے وہ ہمارا مطلب نہیں۔

بہرحال یہ مختلف قسمیں ہیں جھوٹ کی۔ ان میں سے آپ کوئی ہی قسم لے لیں اگر آپ اس پر غور کریں اور اس کے نتائج پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹ فساد بھی پیدا کرتا ہے اور تباہی بھی لاتا ہے۔ اگرچہ جھوٹ بولنے والا یہ تو نہیں سمجھ سکتا کہ یہ فساد اس کے اپنے لئے اور یہ تباہی اس کے اپنے لئے پیدا ہوئی ہے لیکن ہوتا یہی ہے۔ جس شخص کا کردار گرنے لگے کمزور ہونے لگے اور اعتماد کی حدوں سے پرے ہٹنے لگے اسے اور کس فساد کا انتظار ہے۔ یہی اس کے لئے بہت بڑا فساد ہے۔ یہی اس کے لئے بہت بڑی تباہی ہے۔ لیکن دوسروں کے لئے تو یقیناً یہ فساد اور تباہی اس طرح پیدا کرتا ہے کہ یہ دونوں باتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ جھوٹ دراصل اس بات کا نام ہے کہ جو واقعہ ہوا ہے آپ نے کہہ دیا کہ نہیں ہوا اور جو واقعہ نہیں ہوا ہے آپ نے کہہ دیا کہ ہوا ہے۔ جو بات جس طرح ہے اس کے خلاف بیان کر دینا جھوٹ ہے۔ اگر آپ معاملات کی طرف آئیں تو آپ دیکھیں گے کہ معاملات خراب کرنے والی چیز جھوٹ کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

پس جھوٹ کی مضرت رسانی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم میں سے ہر شخص کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ چاہے کچھ بھی ہو جھوٹ نہیں بولا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

تم جس کو داغ کہتے ہو روشن چراغ ہے
پوشیدہ الفتوں کا چمکتا سراغ ہے
آنکھیں یہ کہہ رہی ہیں کہ پینا ہے مشغلہ
ہاتھوں میں ہے صبو نہ چھلکتا ایاغ ہے
میں اپنے انکسار میں دبتا چلا گیا
اور ان کا آسمان سے اوپر دماغ ہے

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

جماعت احمدیہ برزبن کوئنزلینڈ آسٹریلیا

ہم ممبران جماعت احمدیہ برزبن کوئنز لینڈ آسٹریلیا محترم صاحبزادہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ پاکستان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی مبارک ذات میں حضرت بانی سلسلہ کے دو عظیم الشان خدائی خبریں جو آپ کے والد محترم صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارے میں ان کی بیماری کے وقت ہوئے تھے کمال شان سے پورے ہوئے۔

ایک خدائی خبر کے تحت آپ کو غیر معمولی زمانہ تک کے لئے امیر مقامی بنایا گیا آپ 45 مرتبہ امیر مقامی بنے اور حضرت امام جماعت الرابع کے لندن جانے کے بعد برابر 14 سال تک امیر مقامی رہے۔ اسی طرح آپ نے خطرناک دل کی بیماری کے باوجود لمبی عمر پائی اور ڈاکٹروں کی رائے کے خلاف غیر متوقع صحت پائی۔

دوسری خدائی خبر وہ بادشاہ آیا بھی مذکورہ بالا خدائی خبر کی تائید کرتی ہے آپ کی ذات ایسی خوبیوں کی مالک تھی کہ آپ ہمیشہ سچ کی تائید کرتے اور باطل کو سختی سے رد کرتے رہے۔ امامت کے عاشق اور فدائی، بے لوث خدمت کرنے والے اور بے حد بہادر انسان تھے۔ آپ نے نہایت سادہ زندگی گزاری ہمیشہ اپنے لئے بے فکر اور دوسروں کے لئے فکر مند رہنے والے انسان تھے۔ اپنی ذات کے متعلق بالکل کوئی خوف نہیں مگر دوسروں کے متعلق بے حد خوف رکھنے والے وجود تھے۔ امامت کے بارے میں اگر کبھی وہم بھی گزرا کہ فلاں شخص غلط اشارہ کر رہا ہے تو فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور سختی سے اس کو رد کر دیا۔

ایک اور خدائی خبر "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"۔ کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو عملاً بھی حضرت صاحب کے لندن جانے کے بعد آپ کو اس کرسی پر بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی جس پر امام جماعت بیٹھا کرتے تھے۔ اور اب آگے آپ کے بیٹے کے حق میں بھی حضرت بانی سلسلہ کی یہ پیش خبری پوری ہوئی ہے اور آپ کے بیٹے صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو حضرت صاحب نے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی کے عہدہ پر فائز فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کو بھی ان ذمہ داریوں کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم ممبران جماعت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ امیر مقامی ربوہ پاکستان اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے جملہ پسماندگان اور تمام افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی نیکیاں زندہ اور جاری و ساری رکھے۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ برزبن کوئنز لینڈ آسٹریلیا

○○○

جماعت احمدیہ کشمیر- بھارت

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کے توسط سے بذریعہ فون یہ افسوس ناک اطلاع ملی کہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ وفات پا گئے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق اور سعادت عطا فرمائی تھی کہ وہ بحیثیت ناظر اعلیٰ، نہایت ہی نامساعد حالات میں دانشمندانہ اور فہم و فراست سے حضرت امام جماعت الرابع کے احکام کے تابع سلسلہ حقہ کی خدمت بجا لاتے رہے۔ بالخصوص حضرت صاحب کے لندن جانے کے بعد آپ نے مشکلات کے باوجود حضرت صاحب کی منشاء و خواہش کے مطابق حضرت صاحب کے دست راست کی حیثیت سے سلسلہ کا نظم و نسق برقرار رکھا۔

آپ نہایت بزرگ، نیک، پارسا اور دعاگو شخصیت تھے۔ تحمل اور جذبہ خدمت و اطاعت کے آپ مجسمہ تھے۔ متوکل علی اللہ اور ثابت قدم، عمر بھر سلسلہ عالیہ کی خدمت میں مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اعلیٰ مقامات میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو یہ صدمہ عظیم برداشت کرنے کی قوت و طاقت عطا فرمائے۔

احباب جماعت کشمیر اس صدمے میں حضرت صاحب کے برابر کے شریک ہیں۔ رفیق و شفیق برادر اکبر کی حیثیت سے آپ کا سب سے زیادہ غم حضرت صاحب کو ہے۔ جملہ احباب جماعت کشمیر کی طرف سے حضرت صاحب کی خدمت میں تعزیت کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی جملہ لواحقین کو توفیق و طاقت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کا ہر آن حامی و ناصر رہے۔

احباب جماعت کشمیر بذریعہ امیر جماعت احمدیہ کشمیر

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوسٹل انٹرویو

محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ

امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی

آپ کا پوسٹل انٹرویو کا سلسلہ خوب ہے۔ مگر جہاں تک اس ناچیز کا تعلق ہے کانٹوں میں گھسیٹنے والی بات ہے۔ بہرحال تعمیل ارشاد لازم ہے۔ سو حاضر ہوں۔

س-1- آپ اس وقت سلسلے کی کیا خدمت کر رہے ہیں؟

ج- جہاں تک خدمت کا تعلق ہے میں کیا اور میری خدمت کیا؟ وہ تہی دامن بڑھیا یاد آتی ہے جو یوسف کی خریدار تھی اور دامن میں کچھ نہیں تھا۔ اتنا جانتا ہوں کہ ائمہ سلسلہ کیمیاگر ہوتے ہیں اور مٹی سے کام لینے کا ہنر جانتے ہیں۔ سو حضرت صاحب کی شفقت اور دعاؤں کے طفیل اس وقت جماعتی حیثیت میں بطور امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی خدمت بجالانے کی توفیق پارہا ہوں۔ 1980ء میں حضرت امام جماعت الثالث نے پہلی مرتبہ تقرر فرمایا تھا۔ اس وقت سے تاایں دم اللہ تعالیٰ توفیق دے رہا ہے۔ قبول بھی فرمادے تو سرخرو ٹھہروں۔ یہ سترہ سال کی امارت مجھ ناچیز سے بن آئی تو محض اس لئے کہ امامت کی برکت اور دوستوں کا تعاون اور اجتماعی جماعتی نظام کی بدولت جس کو بھی خدمت سپرد کردی جائے اللہ تعالیٰ اسے صلاحیت عطا کردیتا ہے۔ (اور اللہ کے سوا کوئی توفیق نہیں دے سکتا۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور میرے لئے یہ کوئی فخر کی بات نہیں)

س-2- اس سے پہلے آپ کو خدمت سلسلہ کے کون کون سے مواقع حاصل ہوئے۔ آپ نے کس کس ملک میں کام کیا ہے؟

ج- امیر مقرر ہونے سے پہلے بھی خدمت کے بعض مواقع ملتے رہے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کو یہ لگن تھی کہ وہ اپنے شاگردوں کو خدمت دین کی راہ پر ڈالتے رہیں۔ ہمارے راولپنڈی کے سابق امیر چوہدری احمد جان صاحب بھی تربیت کے نقطہ نظر سے شفقت کی نظر فرماتے رہتے تھے۔

1978ء میں شوریٰ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے رکن کے طور پر تقرر ہوا۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کی تدوین میں خدمت بجا لانے کی کچھ توفیق ملی۔

فقہ احمدیہ حصہ اول کی تدوین فقہ کمیٹی میں بھی خدمت کا موقعہ ملا اور مسودہ کو موجودہ شکل میں مدوّن کرنے کی سعادت اس ناچیز کے حصہ میں آئی۔

1980ء میں مجلس افتاء کا رکن نامزد کیا گیا اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ 1980ء سے لے کر آج تک مسلسل مجلس افتاء کا رکن نامزد ہوتا چلا آرہا ہے۔

خاکسار مختلف سالوں میں باری باری مجلس تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کا رکن بھی نامزد ہوتا چلا آرہا ہے۔

1974ء میں بیت الحمد مری روڈ کے مقدمہ کی پیروی میرے سپرد ہوئی۔ یوں جماعتی مقدمات میں میرے لئے خدمت کا یہ پہلا موقعہ چوہدری احمد جان صاحب نے مہیا فرمایا۔ میں آزاد کشمیر کے اندرون میں ایک کورٹ مارشل کے سلسلہ میں گیا ہوا تھا۔ وہاں سے طلب فرمایا اور خدمت سپرد کی اس کے بعد 1978ء میں ڈیرہ غازی خان کی بیت کے مقدمہ کی پیروی لاہور ہائی کورٹ میں کرنے کی توفیق پائی اور اس مقدمہ میں دینی اور فقہی نقطہ نظر سے بڑی تفصیلی بحث کا موقعہ ملا۔ اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جماعت کے اندر اور باہر اس خدمت کو خاصی پذیرائی ملی۔

1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف وفاقی شرعی عدالت میں مقدمہ داخل کرنے کی اور پیروی کرنے کی توفیق پائی۔

وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں میں مندرجہ اعتراضات کے جواب میں ضمیمہ موجبات اپیل کے نام سے اعتراضات کا مکمل جواب علماء سلسلہ کے تعاون سے تیار کرنے کی توفیق پائی جو کتابی شکل میں بھی شائع شدہ ہے۔

1984ء کے آرڈیننس کے بعد ساہیوال اور سکھر کے مقدمات میں فوجی عدالتوں میں پیروی کا موقع ملا اور اس کے علاوہ بھی بہت سے مقدمات میں اسیران راہ مولا کی خدمت کی توفیق اللہ تعالیٰ نے اس ذرہ ناچیز کو عطا فرمائی۔

1993ء میں سپریم کورٹ میں بھی فخرالدین ابراہیم صاحب کے ساتھ اور دیگر وکلاء سلسلہ کے ساتھ بنیادی حقوق کے مقدمہ کی پیروی کرنے والی وکلاء کی ٹیم کا رکن تھا۔

وکالت کے میدان میں جو کچھ خدمت کا موقع ملا خاکسار اس کو سرمایہ حیات جانتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اگر خاکسار وکالت کے میدان میں اور کچھ نہ کرتا تو صرف جماعتی مقدمات ہی کی وجہ سے اپنی وکالت کو ثمردار اور بار آور تصور کرتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے خدمت کی توفیق دی۔

س-3- تحریر و تقریر کے ذریعہ سے آپ کو خدمت کا موقع ملا ہو تو اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

ج- تحریر و تقریر کے ذریعے خدمت کا پوچھتے ہیں تو عرض ہے کہ 1977ء اور 1978ء کے جلسہ ہائے سالانہ کے موقع پر شبینہ اجلاسات میں (دین حق) اور مذہبی آزادی کے عنوان پر تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ 1979ء، 1980ء، 1981ء، 1982ء، اور 1983ء کے جلسہ ہائے سالانہ میں "(دین حق) میں اختلافات کا آغاز(-) "احمدی حضرت بانی سلسلہ کی نظر میں" عافیت کا حصار" اور شجر احمدیت کے شیریں اثمار" کے موضوعات پر تقاریر کا موقع ملا۔

مباہلہ کے سلسلہ میں پروفیسر طاہر القادری کے کھلے خط کے جواب میں "ڈاکٹر طاہر القادری کے کھلے خط میں پوشیدہ مغالطے" کے عنوان سے ایک رسالہ تحریر کیا جو پاکستان میں اور بعض بیرونی مشنز میں بھی شائع ہوا۔

پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والی زیادتیوں کے بارے میں

Persecutions of Ahmadies in Pakistan

کے نام سے ایک کتابچہ تحریر کرنے کا موقع ملا جو کینیڈا کی جماعت کی طرف سے شائع کیا گیا۔ جنوبی افریقہ کی عدالتوں نے جماعت کے بارے میں بعض فیصلے کئے۔ اور پاکستان کے اخبارات نے ان فیصلوں کی خلاف واقعہ غلط، بے بنیاد اور گمراہ کن خبریں جلی عنوانات سے شائع کیں۔ تو خاکسار نے جنوبی افریقہ سے اصل فیصلے منگوا کر جو تقریباً ایک ہزار صفحات پر پھیلے ہوئے تھے ان کا مطالعہ کرکے ایک مختصر کتابچہ مرتب کرکے صورت حال کی وضاحت کرنے کی توفیق پائی اور یوں بعض اہم امور جماعتی ریکارڈ میں آگئے جن سے آئندہ تحقیق و جستجو کرنے والوں کے لئے اصل ماخذ کی طرف نشاندہی اور راہنمائی کا سامان مہیا ہو گیا۔

1976ء کی کراچی میں منعقدہ جیورسٹ کانفرنس میں

Fundamentals of criminal Jurisprudence in Islam.

کے نام سے مقالہ پڑھا اور 1997ء کی جیورسٹ کانفرنس میں

"Independence of Judiciary and Judicial activism"

کے موضوع پر مقالہ پڑھا

س- کن کن ممالک میں گیا؟

ج- انگلستان، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، امریکہ، کینیڈا اور جاپان میں انسانی حقوق کے حوالے سے تفصیلی دورے کرنے، دانشوروں سے ملنے اور اظہار خیال کرنے کے مواقع پیدا ہوتے رہے۔

منی سوٹا یونیورسٹی امریکہ میں قانون کے طالب علموں کو خطاب کرنے اور اساتذہ سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ جرمنی کی ایک عدالت میں اٹھارہ گھنٹے تک بطور ایک ایکسپرٹ گواہ کے بیان ریکارڈ کروانے کی توفیق بھی پائی۔ سوئٹزرلینڈ، اور کینیڈا میں Emigration Board کے سامنے قانونی مسائل کی وضاحت اور تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ جنیوا میں ہیومن رائٹس کمیشن میں بطور مبصر نمائندہ شرکت کی اور جنیوا کے انگلش چینل پر تقریر کا موقع ملا۔ پاکستان آنے والی بین الاقوامی انسانی حقوق کی متعدد تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی توفیق پائی۔ اس ضمن میں جاپان کے دورے کا بھی اتفاق ہوا۔

جماعتی وفود میں مکرم مرزا عبدالحق صاحب مولانا عبدالمالک خان صاحب اور مولانا سلطان محمود انور صاحب کی قیادت میں بنگلہ دیش جانے والے مرکزی وفود میں شامل کیا گیا اور بنگلہ دیش جانے والے مرکزی وفد کی قیادت کی توفیق ملی۔ ایک خصوصی وفد حضرت امام جماعت الرابع کے ارشاد پر چوہدری حمید نصراللہ صاحب، حافظ مظفر احمد صاحب، اور خاکسار پر مشتمل بنگلہ دیش بھجوایا گیا۔

1991ء کے قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر پاکستان کے مرکزی وفد کے رکن کے طور پر شمولیت کا موقع ملا۔

غرض اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں جن پر نظر کریں تو تشکر کے جذبات سے روح پگھل کر بہہ نکلتی ہے۔ بہت سوچتا ہوں تو سوائے اس کے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ میرے والد صاحب مولانا ظل الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ کی مضطربانہ دعاؤں کا کوئی حصہ اس ناچیز کے حق میں قبول ہو گیا ہو۔

س 6- حضرت امام جماعت کی طرف سے اگر آپ کو کوئی ہدایات یا خوشنودی حاصل ہوئی ہو تو اس کا ذکر فرمائیں؟

ج- حضرت امام جماعت کی طرف سے بعض اوقات دلجوئی اور حوصلہ افزائی کے اظہار ہوئے ہیں۔ اور اس ناچیز کے لئے ان میں شفقت اور محبت کے جو پہلو ہیں وہ میرا نجی سرمایہ ہے۔ شفقتوں کے یہ اظہار میرے کمزور لمحوں اور قبض کی کیفیات کے لئے امید اور ڈھارس کا کام دیتے ہیں۔ ان کے بارے میں ایک طرح کی رازداری مجھے مرغوب ہے۔ اور ان کو اسی حیثیت میں رکھ چھوڑا ہوا ہے۔ سوچتا ہوں اس کیفیت کو ایسے ہی رہنے دوں پھر سوچتا ہوں آپ نے پوچھا ہے تو شائد اس میں سے کوئی مجھ جیسے کمزوروں کے لئے ہمت افزائی کا پہلو نکلتا ہو۔ جسے آپ تاریخ کے لئے محفوظ کرنا چاہتے ہوں۔ اس لئے محض تحدیث نعمت کے طور پر اور اس بھرپور احساس کے ساتھ تحریر کر رہا ہوں کہ یہ باتیں ایک شفیق باپ کی اس بیٹے کے لئے خیالات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جس کی ہمت بڑھانا مقصد ہو۔ ورنہ بیٹے کی کم مائیگی اپنی جگہ ہوتی ہے۔ باپ کی شفقتیں بے پایاں اپنی جگہ، دعا کی درخواست ہی کر سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان توقعات پر پورا اترنے کی توفیق بخشے جن کا اظہار ان کلمات میں ہوا ہے۔ جس زمانے میں وفاقی شرعی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا اس زمانے میں حضرت امام جماعت الرابع کی طرف سے بہت شفقت کا اظہار ہوتا رہا۔ ایک موقعہ پر حضرت صاحب نے خاکسار کو فرمایا۔ "آپ پر تنقید نہیں۔ آپ کے بارے میں تو ہر طرف سے یہ خبریں اڑاڑ کر پہنچتی رہیں کہ احمدیت کے ایک شیر ببر کی طرح گرجتے

ایک اچھی بات

اگر خدا تعالیٰ کا خوف دل میں ہو اور اس کی عظمت اور جبروت کی حکومت کے ماتحت انسان ہو پھر اس کو کسی دوسرے کی پرواہ کیا ہو سکتی ہے کہ وہ کیا کہتا ہے کیا نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کریں اور اس کی عظمت اور جبروت کی حکومت کے ماتحت رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دشمن کے پتے پانی کرتے رہے اور الٰہی تائید اس شان کے ساتھ رہی کہ آپ کے رعب اور بے خوف حاضر جوابی سے عدالت بھی سہم جاتی رہی۔"

ایک موقع پر نہایت ہی شفقت سے فرمایا۔

"ابھی اپنی حفاظت کے پہلو سے ہرگز غافل نہیں ہونا۔ آپ کے بارہ میں کوئی بری خبر سننے کا مجھ میں حوصلہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔"

حضرت صاحب کی یہ شفقت اپنے تمام خدام کے لئے یکساں ہے اور اس ناچیز سے کوئی خاص نہیں۔ اسیران راہ مولا کے بارہ میں حضرت صاحب کے جذبات شعروں کے قالب میں ڈھل کر جس طرح سامنے آتے رہے ہیں وہ حضرت صاحب کے اپنے خدام کے لئے انتہائی شفقت کے آئینہ دار ہیں۔ مگر اس ناچیز کے لئے حضرت صاحب نے جب سے اس شفقت کا اظہار فرمایا تو حفاظت جسمانی کے حوالہ سے تو نہیں مگر اس وقت سے ہر گھڑی اور ہر آن یہ ناچیز اس خوف میں مبتلا رہتا ہے کہ اس عاجز کی طرف سے کسی بھی حوالہ سے کوئی بری خبر حضرت صاحب کو نہ پہنچے ورنہ موت کو تو کسی دن آنا ہی ہے۔

جرمنی میں جب خاکسار دورہ کر رہا تھا تو ایک موقع پر خاکسار نے اپنے بارے میں بعض اندیشے ظاہر کئے تو حضرت صاحب نے از راہ شفقت فرمایا۔

"آپ کے وہم کی سمجھ نہیں آئی" اور فرمایا "اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو خدا تعالیٰ نے صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ کہ آپ اس معیار پر پورے اتریں" اسی طرح جب خاکسار امریکہ کا دورہ کر رہا تھا تو ایک موقعہ پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ "آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو معاملہ فہمی عطا فرمائی ہے اس سے ایسے ہی نتائج کی توقع تھی۔"

س 7۔ آپ کہاں پیدا ہوئے؟ تعلیم کہاں حاصل کی، تعلیم میں آپ کیسے تھے؟

ج۔ میری پیدائش اس خطے کی ہے جو اب بنگلہ دیش کہلاتا ہے۔ میں برہمن بڑیہ میں پیدا ہوا تھا اور تحریک جدید کے آغاز کا سال میرا سن پیدائش ہے۔ میری عمر غالباً چھ ماہ کی تھی جب ہمارے والد صاحب نے ہماری والدہ اور ہمیں قادیان لا کر چھوڑ دیا تھا۔ جبکہ خود متحدہ بنگال میں بطور مربی سلسلہ تعینات تھے۔ میرے والد صاحب حضرت حافظ روشن علی صاحب کے اولین شاگردوں میں سے تھے۔ اور حافظ صاحب کے سپرد ہونے والی پہلی مربیان کلاس میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مولانا شہزادہ خان صاحب اور مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی کے ہم مکتب تھے۔ میری ابتدائی تعلیم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ہوئی۔ قادیان ہی گویا میرا وطن تھا۔ اور بچپنے کی ساری یادیں قادیان کے ساتھ ہی وابستہ ہیں۔ قادیان کی گلیاں، محلے، میدان، کوچہ وبازار سے ہی میری اولین یادیں بچی ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعدد رفقاء کبار، حضرت امام جماعت الثانی، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب، حضرت میر محمد اسماعیل صاحب، حضرت میر محمد اسحاق صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مولوی شیر علی صاحب، حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب، حضرت میر مہدی علی صاحب، حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری اور بہت سے رفقاء حضرت بانی سلسلہ کے نورانی پیکر آنکھوں میں بچپن کی یادوں کے ساتھ رچے بسے ہیں۔

اپنے زمانہ طالب علمی میں بہت لائق تو شمار نہیں ہوتا تھا۔ صف اول میں بھی نہیں تھا۔ بس اتنا ہے کہ عرف عام میں نالائقوں کی صف میں شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ البتہ تقریر کا شوق بچپن سے پیدا ہو گیا تھا۔ اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس شوق کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور دوستوں کے حسن ظن نے جلا بخشی۔

س۔ 8۔ طالب علموں کے لئے کوئی نصیحت فرمائیں گے؟

ج۔ طالب علموں کو کیا نصیحت کروں سوائے اس کے جو دور عرف عام میں طالب علمی کا دور کہلاتا ہے اس دور میں اپنی پوری توجہ حصول علم کی طرف ہی رکھنی چاہئے۔ اس دور میں توجہ کا بٹ جانا دنیاوی علوم کی بنیادیں مستحکم نہیں ہونے دیتا۔ توجہ حصول علم کی طرف رہے تو بنیادیں مستحکم ہو جاتی ہیں۔ جب طالب علمی کا دور ختم ہو تو اصل میں انسان اس وقت طالب علم بنتا ہے۔ اور علم وہی لوگ حاصل کر پاتے ہیں جو ساری عمر طالب علم رہیں۔ حضرت رسول کریم ﷺ کا ارشاد بھی یہی ہے کہ پیدائش سے لے کر موت تک یہ سارا ہی عرصہ طلب علم میں خرچ کرنا چاہئے۔ جہاں تک ہو سکے اپنے کھیل کود اور تفریحی مشاغل کے انتخاب میں بھی اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ان میں کوئی پہلو وقار سے گرا ہوا نہ ہو۔ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ بچپن میں ہی بوڑھے بن جائیں۔ لڑکپن کے اپنے تقاضے اور شوخیاں ہوتی ہیں۔ وہ انسان کے بچپنے کا حُسن ہوتے ہیں اور بعد میں آنے والے دنوں میں یہ حسین یادیں بہت بھلی لگتی ہیں۔

○○○

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

کل ہی ایک عجیب اتفاق ہوا۔ جس پر مجھے حیرت بھی آئی۔ ایک دوست ملنے آئے اور انہوں نے ایک تحفہ دیا کہ فلاں دوست نے بھیجا ہے وہ ایک کپڑے کا تھان تھا اس کے ساتھ ایک خط تھا جس میں اس دوست نے لکھا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ آئے ہیں اور کہا ہے کہ قمیضوں کے لئے کپڑے کی ضرورت ہے بازار سے لا دو۔ اس پر میں نے دریافت کیا کہ آپ صاف کپڑا پسند کرتے ہیں یا دھاری دار آپ نے اس کا کوئی جواب لفظوں میں تو نہیں دیا۔ لیکن میرے دل پر یہ اثر ہوا کہ دھاری دار آپ کو پسند نہیں اور اس خواب کو پورا کرنے کے لئے میں یہ کپڑا بھیجتا ہوں۔ میں نے وہ تھان لا کر گھر میں دیا۔ کہ کسی نے بھیجا ہے اور اس سے قمیضیں بنوائی جائیں۔ انہوں نے اسے لے کر کہا کہ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) چار سال کے عرصہ میں آپ نے قمیضوں کے لئے کپڑا نہیں بھیجا تھا۔ اور آپ کی پہلی قمیض ہی سنبھال کر اب تک کام چلایا جا رہا تھا۔ یا ایک دو قمیضوں کے کپڑوں سے جو کوئی تحفہ کے طور پر دے دیا جاتا تھا۔ اب یہ مشکل دور ہوئی تو خود میں نے کپڑوں میں بہت احتیاط سے کام لیا ہے۔

تحریر یوسف سہیل شوق — روایت حامد کریم محمود

پولینڈ کی باتیں

مشرقی یورپ کے سابق کمیونسٹ ملک پولینڈ کی آبادی 4 کروڑ ہے رقبے کے لحاظ سے یہ ایک بڑا ملک ہے۔ یورپ میں جرمنی کے بعد غالباً یہ دوسرا بڑا ملک شمار ہوتا ہے۔ اس کی سرحدیں ایک طرف یوکرین سے دوسری طرف جرمنی سے اور تیسری طرف چیک ری پبلک سے ملتی ہیں۔ ایک طرف سمندر ہے جس کے دوسری طرف ڈنمارک ہے۔ یہاں پر پولینڈ کی بندرگاہ گڈانسک ہے۔ زبان پولش اور اس کے سکے کا نام زلوتی ہے۔ تقریباً 100 فیصد لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ ہر دوسرا تیسرا شخص یونیورسٹی گریجوایٹ ہے۔ ملک میں ٹرانسپورٹ کا نظام بہت اعلیٰ ہے۔

پورے ملک میں بذریعہ ٹرین آپ کہیں بھی آ جا سکتے ہیں۔ موٹروے بھی بنی ہوئی ہیں اور مزید بھی بنائی جا رہی ہیں۔ ٹرینوں کا معیار بہت عمدہ ہے۔ پاکستان کی فرسٹ کلاس جیسی سہولتیں عام ٹرینوں میں میسر ہیں۔ ریفرشمنٹ وغیرہ ٹکٹ کے ساتھ ملتی ہے۔ ساری ٹرینیں ائرکنڈیشنڈ ہیں۔ عموماً کوئی ٹرین نان ائرکنڈیشنڈ نہیں ہے۔ بسوں اور کوچز کا معیار بھی بہت عمدہ ہے۔ پولینڈ کی ائر لائنز کا نام لاٹ Lot ہے۔ جس کا شمار دنیا کی اچھی ائر لائنز میں ہوتا ہے۔

کمیونزم کا دور اس ملک میں 1989ء میں ختم ہوا۔ اس وقت ٹریڈ یونین لیڈر لیخ ویلیسا کی صدارت کا دور تھا۔ مسٹر ویلیسا جنہوں نے کمیونزم کے خلاف مثالی جدوجہد کی اب سرگرم سیاست میں حصہ نہیں لیتے۔ تاہم دو سال قبل جو سیاسی پارٹی برسراقتدار آئی ہے اس کے پیچھے مسٹر ویلیسا ہی کا ہاتھ ہے۔ ملک میں کثیر الجماعتی سیاسی نظام ہے۔ 5 سال کے بعد الیکشن ہوتے ہیں۔ نظام حکومت صدارتی ہے۔ جمہوریت مضبوط ہو چکی ہے۔ یورپ کے دیگر ملکوں کی سطح پر پولینڈ بھی ترقی کی راہ پر چل رہا ہے۔ 2000ء تک یورپین کمیونٹی میں جو ملک شامل ہونے کے امیدوار ہیں ان میں ہنگری اور چیک کے علاوہ پولینڈ بھی شامل ہے۔

پولینڈ کی زراعت بہت اچھی ہے۔ عموماً ملک میں کوئی کھیت خالی نہیں ملتا۔ سبزیاں اور فروٹ کثرت سے پیدا ہوتے ہیں جو یورپ کو برآمد کئے جاتے ہیں۔ ڈیری اور پولٹری کا سامان بھی یورپ کو یہیں سے جاتا ہے۔ پٹرول بہت سستا ہے۔ عام یورپ کے مقابلے میں آدھی قیمت پر ملتا ہے۔

سابق کمیونسٹ ممالک میں سے پولینڈ کی صورت حال بہت اچھی ہے۔ ملک میں عمومی طور پر امن قائم ہے۔ ملک کے 95% عوام رومن کیتھولک ہیں۔ موجودہ پوپ پولینڈ ہی کے رہنے والے ہیں۔ پوپ کی پولینڈ آمد پر لاکھوں لوگ ان کے استقبال کو آتے ہیں۔ کمیونزم کے طویل دور کے باوجود عیسائیت پولینڈ میں مضبوط ہے۔ یہاں کا چرچ بہت امیر ہے۔ اس کے علاوہ چرچ بہت طاقتور بھی ہے۔ سابق کمیونسٹ ممالک کی نسبت پولینڈ بہت ترقی یافتہ ملک ہے۔ پولینڈ میں داخل ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے امریکہ میں آ گئے ہوں۔

پولینڈ ایک سرد ملک ہے۔ جولائی اگست میں بھی زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 20-25 تک گر جاتا ہے۔ جبکہ سردیوں میں درجہ حرارت منفی 20، 25 تک گر جاتا ہے برفباری ملک میں عام ہوتی ہے۔ ملک میں میدانی علاقے بھی ہیں اور پہاڑی بھی۔ زاکوپانے سیاحوں کی دلچسپی کا پہاڑی علاقہ ہے۔

ملک بھر میں مسلمانوں کی آبادی 6 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یہ لوگ پرانے تاتار ہیں۔ یہ لوگ ملک کے دارالحکومت وارسا سے 150 کلومیٹر دور بیاوی سٹوک نامی شہر میں چھوٹے چھوٹے دیہات میں آباد ہیں۔ یہاں پر یہ لوگ 200 سال سے آباد ہیں۔ پرانی مساجد بنی ہوئی ہیں۔ تاہم خوشی کی بات یہ ہے کہ ایک ٹی وی پروگرام میں جہاں کی دکھائی گئیں ان میں ہمارے مشن کا ترجمہ کیا ہوا کلام الٰہی رکھا ہوا دکھایا گیا ہے۔ ان کے علاوہ لیبیا اور عراق کے عرب چند ہزاروں کی تعداد میں ہیں پاکستانی بہت کم ہیں۔ انڈین کچھ زیادہ ہیں۔ پولینڈ کا سکہ زلوتی پاکستان کے 15 روپے کے برابر ہے۔

پولینڈ میں شپنگ انڈسٹری بہت ترقی پر ہے۔ گڈانسک شہر جہاں کا ویلیسا رہنے والا ہے یہاں پر بہت بڑی شپنگ انڈسٹری قائم ہے۔ اس کے علاوہ اسلحہ اور ٹینک بھی بناتے ہیں۔ پھلوں میں سیب، ناشپاتی اور خوبانی وغیرہ یورپین ممالک کو برآمد کرتے ہیں۔

اب پاکستان کے بھی پولینڈ سے تجارتی روابط قائم ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے وزراء پولینڈ کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔

پولینڈ میں احمدیہ مشن نومبر 1990ء میں قائم ہوا۔ خاکسار حامد کریم محمود یہاں پر جماعت احمدیہ کا پہلا مربی ہے۔ ڈیڑھ سال وارسا کے اولڈ ٹاؤن میں کرایے کا فلیٹ لے کر رہا۔ 1992ء میں مشن ہاؤس کی موجودہ عمارت خریدی گئی۔ یہ 5 کنال کی جگہ ہے۔ جس میں 300 مربع میٹر مسقف رقبہ ہے۔ اس میں بیت الذکر، دفتر اور رہائشی جگہ ہے۔ یہ ایک صاف ستھرا علاقہ ہے جہاں پر اکثر پرائیویٹ رہائش گاہیں ہیں۔

کلام الٰہی کا ترجمہ 1990ء میں 5 ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔ پھر 1996ء میں مزید 5 ہزار شائع کیا گیا۔ خدا کے فضل سے یہ ترجمہ ملک میں بہت مقبول ہے۔ 100 سال قبل پولش میں ایک ترجمہ پروفیسر بلاوسکی نے کیا تھا۔ لیکن یہ صرف پولش ترجمہ تھا۔ ساتھ عربی عبارت نہیں تھی۔ دیر تک یہی ترجمہ چلتا رہا۔ لیکن اب مارکیٹ میں جماعت احمدیہ کا ترجمہ ہی دستیاب ہے۔ بڑے بڑے بک سیلر جماعت کا ترجمہ حاصل کر کے فروخت کرتے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

شیخ خورشید احمد ٹورانٹو کینیڈا

اچھی مائیں

(محترمہ حبیب النساء بیگم)

میری والدہ ماجدہ بہت سی خوبیوں اور منفرد صفات وعادات کی مالک تھیں۔ علم حاصل کرنے کا تو خاص شوق اور تڑپ رکھتی تھیں اسی شوق کا یہ نتیجہ تھا کہ بالآخر آپ کو حضرت امام ثانی اور حضرت مولانا شیر علی صاحب جیسے بزرگوں کی شاگرد ہونے کا اعزاز حاصل ہوا...... ذیل میں ان کے مختصر حالات عرض کئے جاتے ہیں۔

میری والدہ کا نام حبیب النساء بیگم تھا وہ بیت فضل لنڈن کے سابق امام اور فیروز پور اور راولپنڈی کی جماعتوں کے سابق امیر حضرت خان صاحب۔ مولوی فرزند علی صاحب کی بڑی بیٹی تھیں اور مکرم شیخ سلامت علی صاحب کی اہلیہ اور مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر مال صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔ افسوس کہ ان کی عمر نے وفانہ کی اور وہ 14۔ مارچ 1927ء کو صرف 24 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ حضرت امام جماعت ثانی نے ان کی بیماری کے آخری ایام میں ان کے گھر جاکر ان کی عیادت فرمائی اور جب وہ فوت ہوگئیں تو ان کا جنازہ پڑھایا اور جنازہ کو کندھا دیا جس کے بعد مقبرہ بہشتی قادیان میں ان کی تدفین ہوئی۔ حضرت امام جماعت الثانی نے ان کی وفات پر ان کے برادر اکبر ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب کو جو مشرقی افریقہ میں مقیم تھے جو تعزیتی خط لکھا اس میں تحریر فرمایا:۔

"آپ کی ہمشیرہ جو مجھے بھی بہت عزیز تھیں فوت ہوگئیں اللہ تعالیٰ اپنے قرب میں جگہ دے۔ نہایت ہی ہوشیار اور کار آمد وجود تھا ان کی وفات ہماری عورتوں کا نقصان ہے"

ماہنامہ مصباح قادیان نے ان کی آخری بیماری کے دوران دعا کی تحریک کرتے ہوئے لکھا:۔

"ہماری عزیز بہن حبیب النساء بیگم بنت خان صاحب منشی فرزند علی صاحب راولپنڈی سخت بیمار ہیں عزیزہ موصوفہ بہت ذہین اور شائقہ علم خاتون ہیں ان کو علم حاصل کرنے کا اس قدر شوق ہے کہ باوجود علیحدہ گھر والی اور بچہ والی ہونے کے مدرستہ الخواتین میں مزید تعلیم حاصل کرنا شروع کر دیا اور ہمیشہ اپنے مضامین میں اعلیٰ نمبر حاصل کئے اور انعام بھی اعلیٰ درجہ کے لیتی رہیں" مصباح قادیان 15۔ فروری 1927ء

والدہ صاحبہ کی طبیعت تصنع سے بالکل پاک تھی۔ بردباری۔ صبروتحمل اور قناعت۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور مخلوق خدا کی بے لوث خدمت۔ سلیقہ شعاری اور ہر ایک سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آنا آپ کی خاص خوبیاں تھیں۔ غیبت سے سخت نفرت تھی اگر کسی کی کسی کمزوری کا علم بھی ہو جاتا تو ہرگز آگے کسی سے اس کا ذکر نہ کرتی تھیں اور ہمیشہ ہر ایک کی خدمت اور خیر خواہی کے لئے کوشاں رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اے میرے رب میرے علم کو بڑھا کی جو دعا سکھائی ہے۔ والدہ ماجدہ ہمیشہ دعا کرتی رہتی تھیں۔ اور علم حاصل کرنے کے لئے ہر وقت بے قرار اور بے چین رہتی تھیں جب انہیں علم ہوا کہ حضرت امام جماعت الثانی...... خواتین کے لئے ایک خاص مدرسہ قائم فرمانے والے ہیں تو آپ نے حضرت صاحب کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں آپ نے لکھا۔

"پیارے آقا! ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ ہر وقت آپ کی فکر رہتی ہے ہم ہر وقت دست بہ دعا رہتے ہیں کہ خدا آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور کامیابیوں اور خوشیوں سے پر لمبی زندگی عطا کرے..... مجھے عرصہ دراز سے حصول علم کی ایک خاص تڑپ اور شوق ہے۔ میں مدتوں سے سوچ رہی تھی کہ میں کیسے ترقی کروں اور کس جگہ سے علم حاصل کروں تاکہ..... میرا وجود بھی مخلوق خدا کے لئے کوئی مفید وجود ثابت ہو سکے مگر کسی انتظام کے نہ ہوسکنے کے باعث حیران تھی..... بارے شکر شکر کرتے یہ آواز کانوں میں پہنچی کہ اس کے متعلق تجاویز ہو رہی ہیں اور عنقریب کوئی انتظام ہونے والا ہے...... میری علمی لیاقت بہت ہی کم ہے اس لئے میں اپنا نام پیش کرنے سے شرماتی ہوں۔ پرائمری تک اردو تعلیم ہے انگریزی دو تین دفعہ شروع کی تھی مگر کوئی کتاب تکمیل تک نہ پہنچ سکی۔ مجھے بڑی تڑپ ہے اور میرے شوہر بھی مجھ سے کم میری تعلیم کی تڑپ نہیں رکھتے میرے مہربان آقا! کیا میری تعلیم کا کوئی انتظام ہو سکتا ہے؟ بالآخر حضرت صاحب سے دعا کی درخواست ہے کہ ہم علم حاصل کرکے اس کی رضا کے ماتحت اپنے نفسوں کو چلا سکیں اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہو کر اس کے پیارے بندوں میں شامل ہو جائیں"
(الفضل 17۔ مئی 1927ء)

حضرت امام جماعت الثانی نے ان کی اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے انہیں مدرستہ الخواتین قادیان میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ آپ اسی مدرسہ میں داخل ہوگئیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی محنت۔ شوق اور ذہانت کی وجہ سے اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل کرلی۔ اس پر حضرت امام ثانی.... نے بہت ہی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور ازراہ حوصلہ افزائی مصر کا طبع شدہ ایک نہایت خوبصورت (کلام الہٰی) بطور انعام عطا فرمایا اس پر آپ نے اپنے دست مبارک سے والدہ موصوفہ کا نام لکھا اور اپنے دستخط ثبت فرمائے یہ (کلام الہٰی) اب تک بطور تبرک ہمارے پاس محفوظ ہے!

یہ مدرستہ الخواتین 1925ء میں دار حضرت بانی سلسلہ احمدیہ میں قائم ہوا تھا 17۔ مارچ 1925ء کو اس کا افتتاح ہوا اس کے ہیڈ ماسٹر حضرت مولانا شیر علی صاحب بی اے مقرر ہوئے اس کے افتتاح کے وقت جو طالبات اس میں داخل ہوئیں ان میں ابتدائی چار طالبات یہ تھیں (1) حضرت سیدہ ام ناصر حرم اول حضرت امام جماعت الثانی (2) حضرت سیدہ ام طاہر (والدہ حضرت امام رابع (3) حضرت صاحبزادی سیدہ ناصر بیگم صاحبہ (دختر حضرت امام الثانی و اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب) (4) حضرت صاحبزادی امتہ السلام بیگم صاحبہ دختر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب و خوشدامن حضرت امام الرابع....) پانچویں نمبر پر میری والدہ صاحبہ کا نام درج ہے (تاریخ لجنہ جلد اول ص 154) اس مدرسہ کے اساتذہ کرام میں خود حضرت امام ثانی...... اور حضرت مولانا شیر علی صاحب اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (حضرت امام رابع...... کے ماموں) اور بعض دیگر بزرگوں کے نام بھی شامل تھے۔

والدہ ماجدہ کی خاص سہیلیوں میں حضرت آپا امتہ الحی صاحبہ حرم حضرت امام ثانی...... (بنت حضرت مولانا نورالدین صاحب امام اول.... حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ (بنت حضرت امام ثانی.....) اور حضرت صاحبزادی امتہ السلام صاحبہ (بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب و خوش دامن حضرت امام رابع..... کے نام قابل ذکر ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں اکثر والدہ ماجدہ کے ساتھ ان بزرگوں کے گھر آتا جاتا رہتا تھا۔

والدہ صاحبہ کی وفات کے کچھ ہی عرصہ بعد اس مدرستہ الخواتین کی ایک اور نہایت لائق اور ہوشیار طالبہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری وفات پاگئیں اس کا بھی حضرت امام ثانی کو...... بہت افسوس ہوا اسی موقع پر آپ نے جو تعزیتی خط لکھا اس میں تحریر فرمایا۔

"خدا کی قدرت ہے کہ یکے بعد دیگرے مدرستہ الخواتین کی دو ہوشیار طالب علم ہم سے رخصت ہوگئیں پہلے حبیب بیگم رخصت ہوئیں جنہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں حیرت انگیز ترقی کی اور اب مبارکہ بیگم جس نے حبیب کے بعد مدرسہ کی پڑھائی میں گویا جان ڈال دی تھی" مصباح یکم نومبر 1927ء و تاریخ لجنہ جلد اول 208)

وفات سے بہت عرصہ قبل سے ہی والدہ صاحبہ دنیا سے بالکل منقطع رہنے لگی تھیں حالانکہ اس وقت کسی بیماری کا خواب خیال تک نہ تھا ان کی اسی زمانہ کی ایک تحریر نظر سے گذری جس میں انہوں نے لکھا کہ۔ "آہ یہ دنیا فانی ہے اس کے تمام تعلقات بے بقاء ہیں جو بھی اس میں رہتا ہے وہ فنا ہوگا اور جو بھی تعلق قائم ہوا ہے وہ آخر منقطع ہوگا۔ کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ جو واقعی اسے فانی سمجھتے ہیں اور اس سے دل نہیں لگاتے۔"

یہ عاجز والدہ صاحبہ کا اکلوتا بیٹا تھا اس لئے قدرتی طور پر وہ میرے لئے بہت فکر مند رہتی تھی اور بہت دعا کیا کرتی تھیں حضرت امام جماعت ثانی..... کی خدمت میں بھی وہ اکثر میرے لئے درخواست دعا کرتی رہتی تھیں شائد انہی دعاؤں کے طفیل خاکسار کو اپنی تمام کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے 33 سال تک بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر "الفضل" مقدور بھر دینی خدمت کی توفیق بخشی پانچ بچے بھی عطا فرمائے جو سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں اور اپنے اپنے رنگ میں جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔

آخر میں تھوڑا سا ذکر اپنی نانی جان کا بھی کرنا چاہتا ہوں جن کی آغوش تربیت میں والدہ صاحبہ نے پرورش پائی ان کا نام خدیجہ بصری تھا وہ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی اہلیہ اول تھیں بہت ہی دعاگو۔ عبادت گذار۔ خدا ترس اور سلیقہ شعار بزرگ خاتون تھیں۔ کلام الہٰی سے خاص تعلق تھا اس کی تلاوت کرتی رہتی تھیں حضرت سیدہ نصرت جہاں صاحبہ حرم حضرت بانی سلسلہ..... سے محبت و عقیدت کا خاص تعلق تھا چنانچہ مجھے یاد ہے کہ حضرت اماں جان جب بہشتی مقبرہ قادیان تشریف لے جایا کرتی تھیں تو راستہ میں کئی بار ہمارے ہاں تشریف لاکر رونق اور برکت بخشا کرتی تھیں۔

آخر میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ اور نانی جان کو اپنے قرب میں جگہ دے ان کے درجات بلند کرے اور ان کے نیک نمونوں پر ہمیں بھی اور ہماری اولاد کو بھی چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

OOO

دیکھو جس قدر آپ لوگوں نے اس وقت بیعت کی ہے اور جو پہلے کر چکے ہیں ان کو چند کلمات بطور نصیحت کے کہتا ہوں۔ چاہئے کہ اسے پوری توجہ سے سنیں۔

آپ لوگوں کی یہ بیعت، بیعت توبہ ہے۔ توبہ دو طرح ہوتی ہے۔ ایک تو گذشتہ گناہوں سے یعنی ان کی اصلاح کرنے کے واسطے جو کچھ پہلے غلطیاں کر چکا ہے ان کی تلافی کرے۔ اور حتی الوسع ان بگاڑوں کی اصلاح کی کوشش کرنا اور آئندہ کے گناہوں سے باز رہنا اور اپنے آپ کو اس آگ سے بچائے رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ توبہ سے تمام گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ وہ توبہ صدق دل اور خلوص نیت سے ہو اور کوئی پوشیدہ دغابازی دل کے کسی کونہ میں پوشیدہ نہ ہو۔ وہ دلوں کے پوشیدہ اور مخفی رازوں کو جانتا ہے وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ پس چاہئے کہ اس کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کی جاوے اور صدق سے نہ نفاق سے اس کے حضور توبہ کی جاوے۔

توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا اور دین دونوں سنور جاتے ہیں اور اسے اس جہان میں اور آنے والے جہان دونوں میں آرام اور خوش حالی نصیب ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ۱۷۸-۱۸۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عالمی پس منظر میں نئی بات

سوویت یونین کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے بعد اور روس اور مشرقی یورپ کے ممالک میں کمیونسٹ نظام کے رخصت ہونے کے بعد سے دنیا میں دو بڑی تبدیلیاں آئی تھیں۔ یہ 1989ء کی بات ہے۔ ایک تو یہ کہ دنیا سے سرد جنگ کا خاتمہ ہو گیا اور دوسری یہ کہ امریکہ دنیا کی واحد سپر طاقت قرار پا گیا۔

سرد جنگ کا آغاز سوویت یونین میں کمیونسٹ نظام کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔ اگرچہ اس کو زیادہ طاقت اور قوت سٹالن کے دور میں ملی۔ اس کے بعد خروشیف کا دور آگیا اور پھر روس کے دیگر سربراہوں کے ادوار سے گذرتے ہوئے صدر برزنیف کے دور میں یہ سلسلہ جاری رہا۔ سرد جنگ یعنی Coldwar کی اصطلاح کا مطلب یہ تھا کہ دنیا دو بلاکوں میں منقسم تھی ایک مغربی طاقتوں امریکہ اور برطانیہ فرانس وغیرہ کا بلاک اور دوسرا کمیونزم سے منسلکہ ممالک یعنی روس اور مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ممالک کا بلاک۔ یہ دونوں بلاک ایک دوسرے کے سخت مخالف شمار ہوتے تھے۔ اور اگرچہ ان کے درمیان باضابطہ جنگ کی نوبت تو نہیں آئی لیکن سیاسی اور سفارتی سطح پر ایک دوسرے کے خلاف لفظوں بیانوں اور سیاسی و سفارتی اقدامات کی جنگ جاری رہتی تھی۔ جو کبھی کبھی شدت بھی اختیار کر جاتی اور باضابطہ جنگ چھڑنے کے خطرے کی حدود میں بھی داخل ہو جاتی تھی۔ جیسے کیوبا کے بحران کے موقع پر ایک مرحلہ پر دنیا ایٹمی جنگ یعنی تیسری عالمی جنگ کے خطرے سے دوچار ہو گئی تھی۔ اس کی وجہ یہ بنی تھی کہ امریکہ کے ہمسائے ملک کیوبا میں روس نے اپنے ایٹمی میزائیل پہنچا دیئے تھے۔ اور امریکہ نے دھمکی دی تھی کہ اگر روس نے یہ ایٹمی میزائیل وہاں سے نہ ہٹائے تو ایٹمی جنگ یا تیسری عالمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ آخر روس نے میزائیل ہٹا لئے اور جنگ کا خطرہ ٹل گیا۔ لیکن سرد جنگ بدستور جاری رہی۔

اس تقسیم کا ایک فائدہ بھی تھا وہ یہ کہ کسی ایک بڑی طاقت کو من مانی کرنے کا موقع نہ ملتا تھا اور چھوٹے ممالک اپنی بقا کے لئے کسی نہ کسی بلاک سے منسلک ہو کر اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو جایا کرتے تھے۔ چنانچہ اسلامی ممالک میں سے عراق اور لیبیا وغیرہ روس کے اہم اتحادی تھے۔ لیکن سوویت یونین سے کمیونزم کے خاتمے کے بعد اور پھر سوویت یونین کے ٹکڑے ہونے کے بعد امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور قرار پا گیا چنانچہ لیبیا اور عراق سخت مشکلات کا شکار ہو گئے۔ چنانچہ امریکہ نے 1991ء میں خلیج کی جنگ کی تیاری کی اور پھر عراق پر حملہ کر دیا تو روس یا کسی اور ملک کی طرف سے کوئی مزاحمت نہ ہوئی اور عراق اکیلا ہو کر جنگ کی بھٹی کا ایندھن بن گیا۔ اس کے بعد سے چھوٹے ممالک خود کو امریکہ کے ہاتھوں غیر محفوظ سمجھنے لگے ہیں۔

روس یعنی رشین فیڈریشن اپنی عالمی طاقت ہونے کے ماضی کے مقام کو کھو بیٹھی اور عملاً امریکہ کی حاشیہ بردار بن گئی۔ روس نے بعض مسائل میں امریکہ کے خلاف مزاحمت کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ روس کے صدر بورس یلسن کے بارے میں عام تاثر یہی تھا کہ وہ مغربی مفادات سے ٹکر لینے کی اہلیت نہیں رکھتے اور یہ کہ وہ مغربی ممالک اور امریکہ کے پسندیدہ آدمی ہیں۔ لہذا اب جب امریکہ نے عراق کے ساتھ دوبارہ محاذ آرائی شروع کی اور اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کے معاملے پر امریکہ کی بات ماننے سے انکار کیا تو امریکہ کے جنگی جہاز عراق پر حملہ کرنے کے لئے ایک بار پھر خلیج میں پہنچ گئے۔ اور امریکہ نے واضح کر دیا کہ اگر عراق نے امریکی بات نہ مانی تو اس پر حملہ کر دیا جائے گا۔

اس موقعہ پر عالمی پس منظر 1991ء کی نسبت خاصا بدل چکا تھا۔ ایک تو عرب اور اسلامی ممالک اب عراق کے خلاف نہ رہے تھے تو دوسری طرف تین بڑی طاقتیں یعنی روس چین اور فرانس بھی امریکہ کی بات ماننے کو تیار نہ تھے۔

لیکن اس کے باوجود خطرہ تھا کہ اگر امریکہ نے عراق پر فضائی حملہ کیا تو اس کا ہاتھ روکنے والا کوئی نہ ہو گا۔

اس صورت حال میں یکایک ایک ڈرامائی تبدیلی پیدا ہوئی روس کے صدر بورس یلسن نے اعلان کیا کہ اگر امریکہ نے عراق پر حملہ کیا تو اس سے تیسری عالمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ روس کی یہ دھمکی خاصی غیر متوقع تھی۔ اس نے عالمی سیاسی منظر کو یکسر تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب روس ماضی کا سوویت یونین بن رہا ہے۔ اور وہ امریکہ کو کھل کھیلنے کا موقعہ دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ مبصرین نے روس کے صدر کے اس بیان کو سرد جنگ کے خاتمے کے بعد سب سے زیادہ سخت بیان قرار دیا ہے۔ اور بعض مبصرین نے اس بیان کو سرد جنگ کے دوبارہ آغاز کی علامت بھی قرار دیا ہے۔ اب عملاً امریکہ کے لئے یہ ناممکن ہو گیا ہے کہ وہ عراق پر حملہ کر دے۔

اس بیان سے چھوٹے ممالک میں بھی امید کی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ بھی کھل کر امریکہ کی مخالفت کی جرات کر سکیں گے۔ امریکہ کے لئے بھی یہ بیان ایک صدمے کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ لگتا ہے کہ اب امریکہ دنیا کی واحد سپر طاقت نہیں رہے گا۔

OOO

تقرر سیکرٹریان وقف جدید

امراء اضلاع اپنے ضلع کے لئے اور امراء مقامی و صدران جماعت ہر جماعت کے لئے موزوں احباب کے نام سیکرٹری وقف جدید برائے نو مبائعین تجویز کر کے جلد ارسال فرماویں۔

ناظم وقف جدید ربوہ

سید ظہور احمد شاہ

مشروم کی کاشت

(MUSHROOM)

آج سے چند سال قبل ایک درخت جوجوبا کا ذکر اخباروں میں آیا تھا جس کی کاشت سے لاکھوں روپیہ فی ایکڑ کے منافع کا ذکر تھا۔ اسی سلسلے میں الفضل میں بھی دوبار اس کے متعلق ضروری مواد پر مشتمل مضامین شائع کئے گئے اور کاشت کار بھائیوں کی توجہ اس طرف مبذول کروائی گئی۔ اس سے قبل جب بنگلہ دیش معرض وجود میں آیا تو بانس کے متعلق بتایا گیا کہ اس سے کس قدر زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اب اس قسم کی اطلاعات ایک نئی فصل مشروم کے متعلق بتائی جا رہی ہیں جس سے بہت زیادہ فائدہ معمولی سرمایہ لگانے سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر بارش کے موسم میں کھمبیاں خود بخود ہی اگ آتی ہیں۔ ان کھمبیوں کو ہی انگریزی میں (Mushroom) کہا جاتا ہے۔ بعض علاقوں میں اسے سانپ کی چھتری کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

مشروم نباتات کے فنجی (Fungi) کے گروہ سے تعلق رکھتی ہے۔ جس میں کلوروفل نامی سبز مادہ موجود نہیں ہوتا۔ اس لئے اسے سورج کی روشنی کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ کلوروفل سورج کی روشنی کا مرہون منت ہوتا ہے۔ بہرحال مشروم کی اس خامی یا خوبی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے کمروں کے اندر بھی اگایا جا سکتا ہے جہاں اس کا درجہ حرارت اور نمی کنٹرول کئے جاتے ہیں۔ مشروم ہاؤس کا درجہ حرارت 15 سے 20 درجہ سنٹی گریڈ تک اور نمی کا تناسب 80 سے 90 فیصد رکھنے سے بہتر پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

مشروم کی مختلف اقسام زیر کاشت ہیں۔ لیکن یہ سب ہی پروٹین معدنیات اور وٹامنز سے بھرپور ہوتی ہیں۔ اسی لئے اسے گوشت کی بجائے پروٹین کا بہترین ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ سائنس دانوں نے تجربات سے معلوم کیا ہے کہ خشک مشروم میں 35 فیصد پروٹین ہوتی ہے جبکہ گوشت میں پروٹین کی مقدار کم و بیش 20 فیصد ہوتی ہے۔ اسی لئے مشروم کو زمانہ قدیم سے ایک بہترین اور لطیف خوراک کے طور پر بہت امیر لوگ ہی استعمال کرتے تھے۔

مشروم کی کاشت کے لئے کم سے کم سرمایہ درکار ہوتا ہے۔ آپ اس کے لئے اپنے گھر کے کسی بھی فالتو کمرے کو استعمال میں لا سکتے ہیں۔ یا اگر کوئی متروکہ پولٹری فارم یا اور اسی قسم کی کوئی عمارت اس کی کاشت کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے۔ ہمارے ملک کا موسم اس فصل کی کاشت کے لئے از حد موزون ہے۔ اور اس میں جو خام مال استعمال ہوتا ہے وہ خود پاکستان میں بہت بڑی مقدار میں موجود ہے۔ بلکہ اسی مقصد کے لئے دوسرے ممالک پاکستان سے اس کی درآمد کرتے ہیں۔

مشروم کی کاشت کا کاروبار سب سے پہلے ہالینڈ میں شروع کیا گیا جو کہ بالکل محدود پیمانے پر تھا۔ 1960ء میں اس کی پیداوار تین ہزار ٹن سالانہ سے شروع ہوئی جو کہ اب 105'000 ٹن تک پہنچ چکی ہے۔ چین اور تائیوان میں یہ کام گھریلو صنعت کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اب کوریا بھی اس دوڑ میں شامل ہو چکا ہے اور اس کے لئے خام مال جو کہ کپاس کے کچرے پر مشتمل ہوتا ہے ہزاروں ٹن کی مقدار میں پاکستان سے درآمد کرتا ہے۔ امریکہ بھی مشروم کی کاشت میں بہت آگے ہے اور اس کی پیداوار میں اس کا نام پہلے نمبر پر آتا ہے۔ اور یہ فصل غیر ملکی زرمبادلہ کمانے کا ایک بڑا ذریعہ بن چکی ہے۔ چونکہ اس میں استعمال ہونے والا خام مال ہمارے ملک میں وافر مقدار میں آسانی سے مل سکتا ہے۔ اور موسمی حالات بھی اس کے لئے سازگار ہیں اور ایک چھوٹا کاشت کار خود ہی اس کاروبار کو چلا سکتا ہے اس لئے پاکستان بھی اس فصل کو فروغ دے کر کافی زرمبادلہ کما سکتا ہے۔ اور کاشت کار بھی آسانی سے خاص رقم اس فصل سے حاصل کر سکتا ہے۔

پاکستان میں بنیادی تجربات کے بعد مشروم کی تجارتی پیمانہ پر کاشت کاری شروع ہو چکی ہے۔ اور کئی تجارتی اور نیم تجارتی فارم قائم ہو چکے ہیں اس لئے اس میدان میں نئے آنے والوں کے لئے آسانی ہے۔ ان کو چاہئے کہ ایسے اداروں میں خود جا کر دیکھیں کہ وہ کس طرح کام کر رہے ہیں اور ان کے اپنے حالات میں اس کام کو کس طرح ڈھالا جا سکتا ہے۔

مشروم اگانا نہایت نفع بخش کاروبار ہے۔ کاروبار شروع کرنے کے لئے قلیل سرمایہ درکار ہوتا ہے۔ شروع میں آپ ایک ہزار روپے سے بھی اپنا کاروبار شروع کر سکتے ہیں اور اس تجربہ کے کامیاب ہونے پر اس کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔ خام مال جس میں گنے کا چورہ۔ منجی (چاول) کی پرالی اور گنے کی میل شامل ہیں' آسانی سے ہر جگہ دستیاب ہوتا ہے۔ اس مواد میں کچھ دیگر خوراکی اجزا بھی ڈالے جاتے ہیں۔ جو کھمبی کے بیج جن کو (Spawn) کہتے ہیں کی پرورش اور کھمبی کی نشوونما کے لئے اہم ہیں۔ فصل حاصل کر لینے کے بعد اس بقیہ کمپوسٹ کو بطور نامیاتی کھاد کھیتوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اس سلسلے میں مزید معلومات بذریعہ خط یا فون کے ذریعہ مندرجہ ذیل پتہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

Rainas Enter Prises
10, Shaukat Plaza, 1-10
Markaz, Islamabad
TelephoneA:-441265

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

قرارداد تعزیت بروفات بیگم صاحبہ

محترم ہومیوڈاکٹر پروفیسر سعید اللہ خان

صاحب ربوہ

○ یہ خبر انتہائی دکھ کے ساتھ سنی گئی کہ ہمارے ایک بزرگ اور اہل علم ہومیو پیتھک ڈاکٹر پروفیسر سعید اللہ خان صاحب محلہ دارالفضل ربوہ کی بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ہم جملہ اراکین عاملہ اور تمام ہومیو پیتھک ڈاکٹر احمدیہ ہومیو پیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن کی طرف سے انتہائی گہرے دلی رنج و غم کا اظہار محترم ڈاکٹر صاحب موصوف سے کرتے ہیں اور ان کی بیگم صاحبہ کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں۔

ممبران عاملہ وعامہ احمدیہ ہومیو پیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن ربوہ

LUMS کا ماسٹرز (کمپیوٹر سائنس) کا پروگرام

مرسلہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ

○ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) امسال سے ماسٹرز پروگرام (کمپیوٹر سائنس) کا آغاز کر رہی ہے۔ اس ماسٹرز پروگرام کی خاص بات سافٹ ویئر سسٹم میں تخصص ہے۔ پروگرام کے کورسز کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ موجودہ دور میں غیر معمولی ترقی کرنے والی انفارمیشن ٹیکنالوجی میں زیادہ سے زیادہ پروگرام مکمل کرنے والے طلبہ شامل ہو سکیں۔

اس پروگرام کے تحت دونوں فل ٹائم اور پارٹ ٹائم داخلہ دیا جائے گا۔ فل ٹائم پروگرام کو ایک سال کی مدت میں مکمل کیا جا سکے گا جبکہ پارٹ ٹائم پروگرام زیادہ سے زیادہ پانچ سال میں مکمل کیا جا سکے گا۔ اس پروگرام کے تحت ان طلبہ کے لئے جنہوں نے اس سے قبل کمپیوٹر کی تعلیم نہیں حاصل کی ہو گی چند بنیادی کورسز کروائے جائیں گے جن کو مکمل کرنے کے بعد باقاعدہ ماسٹرز پروگرام کا آغاز ہو گا۔

داخلہ میرٹ پر دیا جائے گا اور اس کے لئے سابقہ تعلیمی ریکارڈ GRE کا رزلٹ اور انٹرویو دیکھا جائے گا۔

تعلیمی قابلیت میں کم از کم مندرجہ ذیل پروگرام مکمل کئے ہونے ضروری ہیں۔

(1) (LUMS) سے کمپیوٹر سائنس میں B.Sc آنرز

(2) بیرون ملک کی کسی مستند یونیورسٹی سے کمپیوٹر سائنس میں بیچلرز

(3) B.Sc انجینئرنگ (الیکٹریکل الیکٹرانکس و دیگر)

(4) M.Sc پروگرام (کسی بھی پاکستان کی یونیورسٹی سے)

وہ طلبہ جنہوں نے چار سالہ بیچلر پروگرام نہیں مکمل کیا ہو گا کو داخلہ کے بعد زائد کورسز مکمل کرنے ہوں گے۔ داخلہ کی شرائط میں GRE کا امتحان دیا ہونا لازمی ہے۔ اس کے فارم وغیرہ تمام امریکن سینٹرز سے دستیاب ہیں نیز 4۔اپریل 1998ء تک امتحان دینے والے داخلہ کے اہل ہوں گے۔ اس کے علاوہ گزشتہ چار سالوں میں یہ امتحان دینے والے طلبہ بھی ماسٹرز پروگرام میں درخواست دے سکتے ہیں۔

گو کہ اس پروگرام کی فیس زیادہ ہے لیکن یونیورسٹی نے سکالر شپ اور تعلیمی قرض کی سہولت بھی رکھی ہے۔ اس کے لئے بھی میرٹ مد نظر رکھا جائے گا۔ داخلہ فارم وغیرہ کے لئے LUMS واقع بالمقابل سیکٹر "U" LCCHS لاہور چھاؤنی یا روزنامہ الفضل مورخہ 25 جنوری 1998ء میں دیئے گئے ٹیلی فون نمبر پر رابطہ کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم وغیرہ پانچ سو روپے کے عوض دستیاب ہیں۔

ولادت

○ مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی محلہ دارالیمن ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 97-12-6 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم شریف احمد دہڑھوی انسپکٹر وقف جدید کا نواسہ اور مکرم امیر علی صاحب بھٹی (وفات یافتہ) درویش قادیان کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند بنائے۔

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مظفر احمد قمر صاحب کارکن نظارت علیاء کو مورخہ 12 دسمبر 97ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام صوفیہ مظفر عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ کی پوتی مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل کی بھتیجی ہے اور مکرم مرزا بشارت احمد صاحب آف راولپنڈی کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کے نیک اور صالح ہونے کی درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ راشدہ منزہ ظفر صاحبہ بنت مکرم چوہدری رحمت علی ظفر صاحب سابق کارکن الفضل ربوہ کا نکاح بہمراہ مکرم ظفر اللہ خان صاحب ابن مکرم حمید اللہ صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ مورخہ 98-1-28 کو محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعوض حق مہر 35000 روپے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

واقفین نو کی نگہداشت اور پرورش آئندہ صدی کے احمدیوں پر ایک عظیم احسان ہے

○ اگر ہم سب اپنی آئندہ واقفین نسلوں کی نگہداشت کریں اور ان کی پرورش کریں ان کو بہترین واقف بنانے میں مل کر جماعتی لحاظ سے اور انفرادی لحاظ سے سعی کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ صدی کے اوپر جماعت احمدیہ کی اس صدی کی نسلوں کا ایک ایسا احسان ہو گا کہ جسے وہ ہمیشہ جذبہ تشکر اور دعاؤں کے ساتھ یاد کریں گے۔

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرمودہ 89-2-17)

بقیہ صفحہ 4

ہیں۔ اس ترجمے کی خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں نوٹس بھی درج ہیں۔ اس ترجمے پر پولش اخبارات نے بڑے اچھے تبصرے کئے۔ پچھلے سال انٹرنیشنل بک فیئر میں چیک سٹال پر چیک ترجمہ کلام الٰہی وہاں کے ٹی وی نے فوکس کر کے نمایاں کیا۔

اس کے علاوہ (-) اصول کی فلاسفی، لائف آف محمد (ﷺ) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا سڈنی یونیورسٹی میں لیکچر حدیثوں اور ملفوظات کے پولش تراجم بھی موجود ہیں۔ نئے احمدیوں میں پولش، عرب شام کے طلباء پاکستانی اور انڈین قومیتوں کے لوگ شامل ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے مشن مستحکم ہے۔ دعوت الی اللہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک ثمرات جلد ظاہر فرمائے۔ آمین۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن کے مستقل پروگرام

جمعہ

11-30 (دن) چلڈرنز کارنز (یسرنا.....)

12-00 (دن) پشتو پروگرام (بالعموم ترجمہ خطبہ جمعہ)

1-00 (دن) شعری نشست۔

4-00 (دن) کمپیوٹر سب کے لئے

6-00 (شام) خطبہ

7-30 (شام) فرنچ بولنے والے دوستوں سے ملاقات

8-45 (رات) خطبہ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)

ہفتہ

9-00 (دن) کمپیوٹر سب کے لئے۔

12-00 (دن) سرائیکی پروگرام۔ (بالعموم ترجمہ خطبہ)

1-00 (دن) میڈیکل میٹرز

8-00 (شب) بچوں سے ملاقات۔

اتوار

12-00 (دن) خطبہ (دوبارہ نشر)۔

1-00 (دن) مجلس عرفان

8-00 (رات) انگریزی بولنے والے دوستوں سے ملاقات

سوموار

12-00 (دن) درس کلام الٰہی

4-00 (شام) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس

8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس۔

منگل

12-00 (دن) پشتو پروگرام۔

1-00 (دن) تعارف کتب حضرت بانی سلسلہ (روحانی خزائن)۔

4-00 (شام) میڈیکل میٹرز۔

8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس

11-30 (رات) یسرنا (-)

بدھ

7-00 (صبح) میڈیکل میٹرز

10-00 (صبح) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (دوبارہ نشر)۔

11-30 (دن) یسرنا (-)۔

1-00 (دن) ہماری کائنات۔

4-00 (دن) سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ

8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

جمعرات

10-00 (دن) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (نشر مکرر)

11-00 (دن) بچوں سے ملاقات۔

11-30 (دن) یسرنا (-)

12-00 (دن) سندھی پروگرام۔ (ترجمہ خطبہ)

1-00 (دن) کوئز تاریخ احمدیت۔

4-00 (شام) المائدہ پروگرام۔

4-30 (شام) اعتراضات کے جوابات

8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس۔

(پروگرام لقاء مع العرب ہر روز رات 9 بجے پیش کیا جایا کرے گا)

حضرت صاحب کے ساتھ اردو زبان سیکھنے کا پروگرام اردو کلاس روزانہ صبح 8 بجے اور سہ پہر 3 بجے نشر ہوا کرے گا۔

نوٹ:۔ روزانہ صبح 5 بجے، دن 11 بجے، شام 5 بجے، رات 11 بجے احمدیہ ٹیلی ویژن سے آئندہ آنے والے چھ گھنٹوں کے پروگراموں کی تفصیل بتائی جاتی ہے۔ اسی طرح آئندہ ایک ہفتہ کے پروگرام روزنامہ الفضل ربوہ میں پیشگی چھپ بھی جاتے ہیں۔ احباب ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆○☆○☆○☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9 فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے توہین عدالت کے قانون پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس سے قبل مختلف ذرائع یہ خبریں دیتے رہے کہ صدر اس قانون پر دستخط نہیں کر رہے۔ یہ قانون پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظور شدہ ہے اور سابق صدر فاروق لغاری نے اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ حکومت نے بل کا پرانا مسودہ برقرار رکھا ہے۔ چیف جسٹس اجمل میاں نے بل کا از سر نو جائزہ لینے کی ہدایت کی تھی۔ اس بل پر دستخط کرانے کے لئے وزیر قانون خالد انور نے صدر تارڑ سے طویل ملاقات کی۔ صدر نے سوالات کئے نئے قانون کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں توہین عدالت کی سزا پانے والے کو اپیل کا حق دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کا ایک بنچ اگر ایسی سزا دے تو اس کے خلاف سپریم کورٹ ہی کے بڑے بنچ کے سامنے اپیل کی جا سکتی ہے اور اپیل دائر کرنے کے وقت کے ساتھ ہی پہلے بنچ کا فیصلہ معطل ہو جاتا ہے۔

○ سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ ان کو ریٹائر نہ کیا جائے بلکہ ان کی تاریخ پیدائش درست کر کے ان کو 1999ء تک کام کرنے دیا جائے۔ سابق چیف جسٹس نے یہ بات صدر مملکت کو ایک خط میں کہی ہے۔

○ فوج میجر کلیم کیس کے ہائی کورٹ کے فیصلہ کا جائزہ لے گی۔ اغوا میں ملوث ملزموں کی رہائی ملک بھر کے فوجی یونٹوں میں زیر بحث رہی افسر اور جوان اپنی رائے کا اظہار کرتے رہے۔ فیصلہ کے بارے میں پاک فوج کی رائے کے متعلق رپورٹ جنرل جہانگیر کرامت کو پیش کر دی گئی۔ شعبہ تعلقات عامہ کے ایک افسر نے رابطے پر بتایا کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ پر نظر ثانی کی اپیل یا اس کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کے بارے میں حکومت کو کوئی بھی سفارش معاملہ کے جائزہ کے بعد ہائی کمان خود کرے گی۔ میجر سے ترقی پا کر کرنل بننے والے کلیم اپنے اغوا کے ملزموں کی رہائی کے سلسلہ میں آرمی چیف کو خط لکھ چکے ہیں۔ آرمی چیف نے کرنل کلیم کو طلب کر لیا ہے۔ آرمی چیف نے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔

○ عالمی بینک نے واپڈا پر دباؤ بڑھا دیا ہے کہ صنعتی صارفین کے لئے بجلی کے نرخ بڑھائے جائیں۔ عالمی بینک مسلسل مطالبہ کر رہا ہے کہ بجلی کے نرخوں میں کم از کم 45 فیصد اضافہ کر دیا جائے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر کو تحریک چلانے کا حق حاصل ہے؟ وہ مسترد شدہ سیاستدان ہیں انہوں نے کہا کہ عوام تسلی رکھیں حالات بہتر ہو جائیں گے۔

○ حکومت نے تصدیق کر دی ہے کہ سٹیٹ بینک کے گورنر ڈاکٹر محمد یعقوب نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ سردست گورنر اپنے عہدے پر کام کر رہے ہیں تاہم حتمی فیصلہ وزیر اعظم کے دورۂ چین اور ہانگ کانگ کے بعد کیا جائے گا۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر یعقوب کا مطالبہ ہے کہ ان کو کام کرنے کی آزادی دی جائے۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ اے این پی کے پختون خواہ کے مطالبے پر حکومت مذاکرات کر رہی ہے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ میری تبدیلی کی کوئی بات نہیں ہو رہی۔

○ ریڈیو تہران کا خیال ہے کہ عسکری حلقے ہر قیمت پر الطاف کی پاکستان واپسی چاہتے ہیں۔ میجر کلیم کا فیصلہ عسکری حلقوں کے اشارے کے بعد کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ جلاوطنی کا کوئی جواز باقی رہنے نہیں دینا چاہتے۔

○ چیف جسٹس اجمل میاں کے خلاف درخواستوں پر ہائی کورٹ کا ڈویژن بنچ سماعت کرے گا۔ خصوصی ڈویژن بنچ مسٹر جسٹس راشد عزیز خان اور مسٹر جسٹس ملک عبد القیوم پر مشتمل ہے۔

○ ڈیرہ غازی خان میں خصوصی عدالت کے جج کو بکتر بند گاڑی فراہم کر دی گئی ہے۔ ان کی سیکیورٹی کے انتظامات مزید سخت کر دیئے گئے ہیں۔ مذکورہ جج کے خلاف ایک مذہبی تنظیم کے جلسے میں نعرہ بازی کی گئی تھی۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے دہشت گردوں کو نواز الطاف گٹھ جوڑ سے رہائی ملی ہے۔ میجر کلیم کیس پہلے نواز شریف کے دور میں درج کیا گیا تھا۔ اب واپس لے لیا گیا انہوں نے کہا کہ حکومت نے اصل گواہ ہی عدالت میں پیش نہیں کئے انہوں نے کہا نواز شریف الطاف حسین کے خلاف تمام کیس واپس لینا چاہتے ہیں۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ عدالتی قوانین میں تبدیلیاں کر رہے ہیں۔

○ لاہور میں پولیس مقابلہ میں ایک ڈاکو ہلاک اور دو فرار ہو گئے۔

○ اے این پی نے سرائیکی پٹی کو پانچواں صوبہ بنانے کا بھی مطالبہ کر دیا۔

○ کھانا نہ کھلانے پر بارات واپس لے جانے والے دولہوں کے خلاف مقدمہ درج کر دیا گیا۔ فیصل آباد کے شہریوں نے دونوں بھائیوں کو لعنت ملامت کی۔ رشتہ داروں نے تعلق ختم کر لیا۔

○ سندھ کابینہ میں اسی ماہ توسیع ہو گی۔ 6 وزراء حلف لیں گے۔ نئے وزراء میں فنکشنل مسلم لیگ سندھ نیشنل فرنٹ اور ایم کیو ایم کے نمائندے شامل ہوں گے۔

○ حکومت نے تاجروں اور سرمایہ داروں کے دباؤ پر سیلز ٹیکس کی وصولی ملتوی کر دی ہے۔ وزیر خزانہ اور تاجروں کے مطالبات کامیاب رہے۔ تاجروں نے 11- فروری کو ہڑتال کرنے کا فیصلہ واپس لے لیا۔

○ افغانستان کے زلزلہ زدہ شمالی علاقوں میں ایک بار پھر زلزلہ آیا ہے جس سے مرنے والوں کی تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی تحریک کو کچلنے کا منصوبہ بنا لیا گیا۔ متعدد اہم رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ احتساب سیل کے سربراہ سینیٹر سیف الرحمان نے ایف آئی اے کے انٹیلی جنس سیل کو بھی کنٹرول میں لے لیا۔ احتساب بیورو کی کارروائیوں سے وزیر داخلہ بھی آگاہ نہیں۔ ان کو ریفرنس تیار کرنے والے اجلاسوں میں بھی نہ بلایا گیا۔

○ کوٹ ادو پاور پلانٹ کے مزید 26 فیصد حصص برطانوی کمپنی کو فروخت کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ نجکاری کمیشن نے لائحہ عمل طے کر لیا۔ فروخت کا عمل مارچ میں متوقع ہے۔ بے نظیر دور میں صرف 10 فیصد حصص فروخت کئے گئے تھے۔

○ پنجاب کے تعلیمی اداروں میں کمپیوٹر کی تعلیم دینے کا منصوبہ طے کر لیا گیا ہے کلاسیں شام دو سے 5 بجے تک ہوں گی۔

برطانیہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت مکان کرایہ پر لینے کے لئے اور ہر قسم کے سفر کے انتظامات کے لئے رابطہ کریں۔

Oak Tree Business Management
Business and Management Consultants
249 Merton Road, London
S.W.18, 5E.B. Ph.3335670

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

جرمن سیلڈ ہومیوپیتھک ادویات متعلقہ سامان اور 117 ادویات کا خوبصورت بریف کیس تھوک و پرچون میں دستیاب ہے۔
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز راجیکی روڈ ربوہ
☎ : 766

ہوالشافی
شعبہ تشخیص و تجویز
ہمارے دواخانہ میں تجربہ کار اطباء کرام کی زیر نگرانی تشخیص و تجویز کا سلسلہ جاری ہے اگر آپ یا آپکے کوئی عزیز کسی مرض میں مبتلا ہوں راولپنڈی اور گرد و نواح کے حضرات تسلی بخش علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں اور مفت مشورہ حاصل کریں اور جو حضرات کسی وجہ سے مطب میں نہ آ سکتے ہوں، جوابی لفافہ بھیج کر تشخیص فارم طلب کریں۔
آپ کا خادم
ناظم اعلیٰ
دواخانہ حکیم اکمل خان نزد انسداد مرچوک صادق آباد راولپنڈی فون: 429000

ربوہ میں کمپیوٹر کی تعلیم کا معیاری ادارہ
نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز اب ایک نئی وسیع و عریض عمارت واقع 23 شکور پارک ربوہ میں منتقل ہو گیا ہے۔ مختلف ڈپلومہ جات اور شارٹ کورسز میں داخلہ جاری ہے۔ مزید معلومات کالج آ کر یا بذریعہ ٹیلی فون نمبر 212034 پر حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید ترین کمپیوٹرز ☆ مکمل ائر کنڈیشنڈ لیب ☆ کشادہ لیکچر رومز ☆ طلباء کے لئے انٹرنیٹ کی سہولت

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے:
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
☎ 212464/0341-775060 موبائل
• راولپنڈی اسلام آباد
لیڈرز محمد احمد خان
☎ دفتر 552388 رہائش 593863
• ربوہ پولٹری ماسٹر خالد۔زاہد
☎ : دفتر 213115